

تراجم ابواب میں محدثین صحاح ستہ کا منبع و اسلوب: ایک تحقیقی و تقابلی مطالعہ

## Methodology and style of Muḥaddithīn Ṣeḥāḥ e Sittah regarding their chapters heading an analytical and comparative study

Published:

25-12-2023

Accepted:

15-12-2023

Received:

18-11-2023

**Muhammad Faisal**

Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra

Email: [mmfaisal1978@gmail.com](mailto:mmfaisal1978@gmail.com)

**Bibi Hanifa**

Head Department of Islamic & Religious Studies Govt. Girls Degree College Qalandar Abad Abbottabad

Email: [Bibihaneefa@gmail.com](mailto:Bibihaneefa@gmail.com)

**Muhammad Asif**

Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra

Email: [greenhills201@gmail.com](mailto:greenhills201@gmail.com)

### Abstract

The Research article delves in to the unique methodology employed by Imam Bukhari and other muḥadditheen, which compiling hadith collections. It explore the nuanced use of terminology such as "Kitab" for aggregating similar gendered Ahadiths and "Bab" for categorizing diverse types of Ahadith within the same subject. Muḥadditheen believe that Bukhari's examine & scholastic expertise was hidden in the chapters heading of his famous hadith book " Sahih Al Bukhari (فتاویٰ البخاری فی ترمذی)". He had very deeply used Fiqah & given logical & deductive treatment to the hadith text. The article emphasizes the significance of consulting these chapters to access the treasures of knowledge and wisdom. Various scholars' approaches to translating and organizing these chapters are discussed, ranging from cautious translations to simplified compilations and, at times, in-depth interpretations reflecting their superior understanding of fiqh. The study underscores the role of prominent figures like Imam Bukhari, who meticulously arranged the chapters not merely to compile hadiths but to derive and elucidate legal and doctrinal issues. The concept of "Fiqh al-Bukhari" is introduced, shedding light on the profound inference applied in organizing hadiths. In the contemporary era, the research argues that delving into the chapters of hadith collections, especially those by Imam Bukhari, is imperative for a comprehensive understanding of the issues derived from these eminent scholars' sayings. The article concludes by emphasizing the necessity of exploring these chapters for a thorough comprehension of the nuanced issues inherent in the profound sayings of the Prophet. Key words: "Tarajim e Abwab, Ṣeḥāḥ e Sittah, Hadith, Sahih Bukhari.

**Keywords:** Muḥadditheen, Hadith, Ṣeḥāḥ e Sittah.

### تراجم ابواب کا مفہوم:

محدثین کا طریقہ کار ہے کہ جب وہ ایک ہی جنس کی مختلف الانواع احادیث جمع کرتے ہیں تو وہ ان کے لیے "کتاب" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور جب وہ ایک جنس کی متحد الانواع احادیث ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے "باب" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور اس باب کو ایک عنوان دیتے ہیں۔ ابواب پر قائم کیے گئے یہی عنوان تراجم کہلاتے ہیں۔

تراجم ابواب اور محدثین کا منہج و اسلوب:

کتاب احادیث کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ تراجم ابواب قائم کرنے کے حوالے سے محدثین عظام کا نقطہ نظر اور طریقہ کار الگ الگ تھا۔ اس اعتبار سے محدثین کو تین گروہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

**پہلا گروہ:** پہلا گروہ ان محدثین کرام کا ہے جنہوں نے انتہائی احتیاط کا رویہ اختیار کرتے ہوئے احادیث پر ترجمہ الباب قائم کرنے سے مکمل احتراز کیا۔ ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں تک رسول اللہ ﷺ کی احادیث ٹھیک ٹھیک پہنچادیں، رہی بات ان احادیث سے استنباط مسائل کی تو اس کا ذمہ ہم نہیں لے سکتے۔ اس نقطہ نظر کے سرخیل امام مسلم بن حجاج ہیں۔ جن کی کتاب صحیح مسلم کی صحت و قبولیت میں دورائے نہیں ہو سکتیں مگر انہوں نے اپنی اس کتاب میں ایک موضوع سے متعلقہ احادیث کو مختلف اسانید کے ساتھ ایک جگہ جمع تو کر دیا لیکن ان احادیث پر خود اپنی طرف سے تراجم ابواب قائم نہیں کیے۔ البتہ بعد میں آنے والوں نے صحیح مسلم کے حواشی پر تراجم قائم کیے۔ صحیح مسلم پر امام نوویؒ کے تراجم سب سے بہترین ہیں۔

**دوسرا گروہ:** دوسرا گروہ ان محدثین کا ہے جنہوں نے ترجمہ الباب قائم کرنے سے نہ تو کلیتاً احتراز کیا نہ ہی ترجمہ الباب قائم کرنے میں گہرائی اور دقت کا راستہ اختیار کیا۔ ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ انہوں نے احادیث سے بالتصریح اخذ ہونے والے احکام کو ترجمہ الباب بنا دیا۔ اس نقطہ نظر کے حاملین میں امام ترمذیؒ، امام ابوداؤدؒ، اور امام ابن ماجہؒ شامل ہیں۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ اکثر الفاظ حدیث کو ترجمہ الباب بنا دیتے ہیں یا جو حکم اس حدیث سے بالکل واضح ہوتا ہے اس کو ترجمہ الباب بنا دیتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی کتب میں تو بعض مقامات پر باہم متضاد تراجم بھی پائے جاتے جاتے ہیں۔

**تیسرا گروہ:** تیسرا گروہ ان محدثین کا ہے جنہوں نے صحیح احادیث کی چھان پھنگ، ان کے تمام طرق اور مختلف اسانید پر مکمل دسترس کے ساتھ ساتھ احادیث سے دقیق علمی و فقہی مسائل کے استنباط و استخراج کا راستہ اپناتے ہوئے نہایت عمیق و دقیق تراجم ابواب قائم کیے ہیں۔ اس نقطہ نظر کے سرخیل امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہیں۔ ان کے تراجم انتہائی عمیق اور دقیق ہیں مثلاً امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں جو سب سے پہلا ترجمہ قائم کیا ہے وہ ہے۔

باب کیف كان بدء الوحى الى رسول الله ﷺ وقول الله جل ذكره انا وحيينا اليك كما وحيينا

الى نوح و النبيين من بعده.

اس ترجمہ کے قائم کرنے سے امام بخاریؒ کا کیا مقصود تھا؟ اور اس کے تحت مذکور احادیث کی ترجمہ الباب سے کیا مناسبت ہے؟ اس کو حل کرنے میں شارحین بخاری، فقہاء اور محدثین آج تک سرگرداں ہیں اور اپنے اپنے نقطہ ہائے نگاہ پیش کر رہے ہیں لیکن امام بخاریؒ کی اصل اور یقینی مراد تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ امام نسائیؒ نے تراجم قائم کرنے میں امام بخاریؒ کی پیروی کی ہے۔

تراجم ابواب اور صحاح ستہ:  
صحیح مسلم:

خود مصنف امام مسلم بن حجاج نے تراجم قائم نہیں کیے۔

تراجم ترمذی:

جامع ترمذی کا مطالعہ کرنے سے اس کے تراجم ابواب کی مندرجہ ذیل خصوصیات کھل کر سامنے آتی ہیں۔

1- جامع ترمذی کے تراجم کتب احادیث میں سے سب سے زیادہ سہل اور اقرب الی الفہم ہیں۔

مثال: "باب المضمضة والاستنشاق من كف واحد"

یہ ترجمہ قائم کر کے اس کے تحت یہ حدیث ذکر کی۔

عن عبد الله بن زيد قال رأيت النبي ﷺ مضمض واستنشق من كف واحد فعل ذلك ثلاثا۔

مثال سے واضح ہوتا ہے کہ ابواب جامع ترمذی سمجھنے میں انتہائی آسان ہیں اور ان کو سمجھنے کے لیے کسی تردد یا غورو

فکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

2- امام ترمذی نے اکثر تراجم دعاوی قائم کیے ہیں یعنی ترجمہ الباب بمنزلہ دعویٰ کے ہے اور حدیث الباب بمنزلہ دلیل

کے۔

مثال: "باب ان صلوة العیدین بغیر اذان ولا اقامة"

عن جابر بن سمرة قال: صليت مع النبي ﷺ العیدین غیر مرة ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامة۔

حدیث مذکورہ اپنے ترجمہ الباب پر دلالت کرتی ہیں۔

3- امام ترمذی کے تراجم ظاہر الدلالة ہیں یعنی حدیث الباب (دلیل) کی دلالت اپنے ترجمہ الباب (دعویٰ) پر بالکل ظاہر

اور واضح ہوتی ہے۔

مثال: "باب ماجاء فی الاسفار فی الفجر"

عن رافع بن خديج قال سمعت رسول الله ﷺ يقول اسفروا بالفجر فانه اعظم للأجر۔

حدیث کی ترجمہ الباب پر دلالت صریح ہے۔

4- امام ترمذی کے تراجم اکثر حدیث الباب سے لفظاً ماخوذ ہوتے ہیں۔

مثال: "باب ماجاء لا تقبل صلوة بغیر طهور"

عن ابن عمر عن النبي ﷺ لا تقبل صلوة بغیر طهور ولا صدقة من غلول۔

5- امام ترمذی ترجمہ الباب کو ثابت کرنے والی قوی حدیث کو ترجمہ الباب کے متصل بعد مکمل ذکر کرتے ہیں اور باقی

احادیث جو اس کے مقابلہ میں کم درجہ رکھتی ہیں ان کی طرف فی الباب عن فلان کہہ کر اشارہ کر دیتے ہیں۔

مثال: باب الوضوء من لحوم الابل

عن البراء ابن عازب قال: سئل رسول الله ﷺ عن الوضوء من لحوم الابل فقال: توضؤوا منها

وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال: لا تتوضؤوا منها وفي الباب عن جابر بن سمرة واسيد بن

حضير۔

6- امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی میں امام بخاریؒ کی طرح گہرے استنباط کے برخلاف سادہ اور ظاہری استنباط پر مشتمل

تراجم قائم کیے ہیں:

مثال: باب کراهية البول في الماء الراكد

عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال: لا يبولن احدكم في الماء الدائم ثم يتوضأ منه-

7- کبھی امام ترمذیؒ اپنے ذاتی استنباط کی بنیاد پر ترجمہ الباب میں قطعی حکم لگا دیتے ہیں۔

مثال: باب التشديد في البول

عن ابن عباس: ان النبي ﷺ مرَّ على قبرين فقال: انهما يعذبان في كبير اما هذا فكان لا يستنزه

من بوله واما هذا فكان يمشي بالنميمة-

8- اکثر امام ترمذیؒ قطعی حکم لگانے کے بجائے ترجمہ الباب مطلق قائم کرتے ہیں اور احادیث ذکر کرتے ہیں اور

استنباط قاری پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مثال: "باب ما جاء في جمع بين الصلوتين"

عن معاذ بن جبل: ان النبي ﷺ كان في غزوة تبوك اذا ارتحل قبل زيف الشمس اخر الظهر

الى ان يجمعها الى العصر فيصليها جميعا واذا ارتحل بعد زيف الشمس عجل العصر الى الظهر وا

لعصر جميعا ثم سار وكان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتى يصلها مع العشاء واذا

ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلها مع المغرب-

9- کبھی امام ترمذیؒ متضاد تراجم قائم کر کے فیصلہ مجتہد پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مثال: "باب الوضوء ما غيرت النار"

"باب ترك الوضوء ما غيرت النار"

تراجم ابن ماجہ:

سنن ابن ماجہ کے تراجم بھی تقریباً جامع ترمذی کے تراجم ہی کی طرز پر ہیں لہذا اس کی امثلہ ذکر کرنے کی چنداں

ضرورت نہیں۔

تراجم ابوداؤد:

سنن ابوداؤد کے تراجم کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- ابوداؤد کے تراجم میں ترجمہ الباب اور حدیث الباب میں مناسبت واضح ہوتی ہے اور حدیث الباب صاف طور پر

ترجمہ الباب کے دعویٰ کو ثابت کر رہی ہوتی ہے۔

مثال: "باب النهی عن البول في الحجر"

عن عبد الله بن سرجس قال: ان النبي ﷺ نهى ان يبالي في الحجر-

2- امام ابوداؤد کے تراجم میں ترجمہ الباب الفاظ حدیث کے بجائے معنی الحدیث سے استنباط پر مبنی ہوتا ہے یا حدیث کے

مرکزی اور مقصودی مضمون پر مشتمل ہوتا ہے۔

مثال: "باب التشديد في ترك الجمعة"

عن ابی الجعد الضمری ان رسول اللہ ﷺ قال : من ترک ثلاث جمعة تهاونا بها طبع اللہ علی قلبہ۔

مثال: ”باب کراهية صوم الشک“

عن ابی اسحق عن صلة قال : کنا عند عمار فی الیوم الذی یشک فیہ فاتی بشاة فتنجی بعض القوم فقال عمار: من صام هذا الیوم فقد عصی ابا القاسم ﷺ۔

3- امام ابوداؤد کے تراجم میں بعض متضاد تراجم بھی ملتے ہیں۔

مثال: ”باب الصلوة فی شعر النساء“

”باب فی الرخصة فی ذلک“

4- ابوداؤد کے تراجم کا اگر ترمذی اور ابن ماجہ کے تراجم سے تقابل کریں تو واضح ہوتا ہے کہ ان تین میں سے سب سے

آسان تراجم جامع ترمذی کے ہیں۔ پھر سنن ابن ماجہ کے۔ ان دونوں سے نسبتاً دقیق اور اعلیٰ تراجم سنن ابوداؤد کے ہیں۔ ان کے تراجم کے مراتب میں اسی فرق کو ایک مثال سے واضح کیا جاتا ہے۔

کتاب الطہارة میں ایک حدیث ہے:

عن المغيرة بن شعبه ان النبی ﷺ کان اذا ذهب المذهب ابعده۔

اس حدیث پر امام ترمذی نے باب باندھا ہے۔

”باب ماجاء ان النبی ﷺ کان اذا اراد الحاجة ابعده فی المذهب“

ابن ماجہ نے اس پر باب قائم کیا ہے۔

”باب التباعد للبراز فی الفضا“

اور اسی حدیث پر امام ابوداؤد نے ترجمہ قائم کیا ہے۔

”باب التخلی عند قضاء الحاجة“

امام ترمذی کا ترجمہ الباب بلنظ الحدیث ہے۔ اس میں کوئی باریکی نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح ابن ماجہ کا ترجمہ الباب بھی

سادہ ہے جب کہ امام ابوداؤد کے ترجمہ کو دیکھیں گو کہ حدیث میں تحلی کا لفظ موجود نہیں لیکن ابوداؤد نے بعد سے یہ معنی نکالے ہیں کیونکہ دوری اختیار کرنے سے ایک مقصود خلوت حاصل کرنا تھا۔ اس استدلال سے ترجمہ میں دقت، باریکی اور استنباط کی شان پیدا ہو گئی ہے۔

5- امام ابوداؤد ایک ترجمہ قائم کرتے ہیں اور اس کو احادیث سے ثابت کرتے ہیں لیکن چونکہ ان کا مقصود صرف ترجمہ

الباب کو ثابت کرنا ہوتا ہے جمع روایات اور تکثیر روایات ان کا مطمح نظر نہیں اس لیے وہ صرف ایک یا دو احادیث بطور ثبوت ترجمہ الباب پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

تراجم نسائی:

امام احمد بن شعیب نسائی، امام محمد بن اسماعیل بخاری کے شاگرد ہیں۔ آپ تراجم ابواب میں اپنے استاد کے نقش قدم پر

چلے ہیں۔ یہی وجہ ہے صحیح بخاری کے بعد سنن نسائی کے تراجم ابواب کو سب سے زیادہ پذیرائی اور اعلیٰ مقام ملا ہے۔ اگرچہ ان کا درجہ امام بخاری کے تراجم کو تو نہیں پہنچ سکا لیکن یہ تراجم اپنی گہرائی، عمق اور دقت نظر میں امام نسائی کی اعلیٰ مجتہدانہ شان اور

گہری فہم و بصیرت کے آئینہ دار ہیں اور استنباط کی گہرائی پر مشتمل ہیں۔

امام نسائی یہ عمیق تراجم قائم کرنے میں امام بخاریؒ کے نقش قدم پر اس انداز سے چلے ہیں کہ بعض جگہ تو حرف بحرف امام بخاریؒ کی پیروی کی ہے اور بعض جگہ صرف ایک آدھ کلمے ہی کا معمولی فرق پایا جاتا ہے۔ دونوں کتابوں کے تراجم میں غور کرنے سے کثیر تعداد میں مذکورہ دونوں طرز کے تراجم سامنے آتے ہیں۔ بطور نمونہ چند مثالیں پیش کیے جانے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

### امثلہ طرز اول:

1- صحیح بخاری و سنن نسائی

باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ	باب فضل الجماعۃ
باب زکوٰۃ الورق	باب زکوٰۃ الورق
باب زکوٰۃ الابل	باب زکوٰۃ الابل
باب فضل الحج المبرور	باب فضل الحج المبرور
باب الحج بین الصلوٰتین بالمزدلفۃ	باب الحج بین الصلوٰتین بالمزدلفۃ

### امثلہ طرز ثانی:

صحیح بخاری و سنن نسائی

باب من ترک صلوٰۃ العصر	باب اثم من ترک العصر
باب فضل صلوٰۃ العشاء	باب فضل العشاء
باب من رمی بعد المساء	باب من رمی بعد ما مسی
باب التاویل قول اللہ و علی الذین یطیقونہ	باب و علی الذین یطیقونہ فدیۃ
باب: الاستلقاء فی المسجد ومد الرجل	باب: الاستلقاء فی المسجد ومد الرجل

### تراجم بخاری:

امام بخاریؒ کے تراجم تمام کتب احادیث میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔ آپ کے بعض تراجم تو اس قدر عمیق و دقیق ہیں کہ محیر العقول واقع ہوئے ہیں اور انھوں نے بڑے بڑے فقہاء اور متبحر علماء کو عاجز کر کے رکھ دیا ہے۔ امام بخاریؒ کے اکثر تراجم ان کے فقہی استنباط پر مبنی ہیں۔

صحیح بخاری کے تراجم کی عظمت، اہمیت اور خصوصیت کی بنیاد پر آمدہ سطور میں مستقل طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

### تراجم ابواب اور امام بخاریؒ:

امام بخاریؒ کی الجامع الصحیح سے قبل حدیث کی بہت سی کتب تصنیف ہو چکی تھیں۔ ان میں سے اکثر مسانید تھیں۔ کچھ احادیث احکام پر مبنی تھیں اور کچھ ایسی تھیں جو مسند بھی تھیں اور ترتیب ابواب پر بھی تھیں۔ البتہ ان سب میں احادیث مرسلہ، موقوفہ، مقطوعہ، مرفوعہ، آثار صحابہؓ سب مذکور تھے۔ امام بخاریؒ نے صرف صحیح مسند مرفوع روایات پر مشتمل کتاب لکھنے کا ارادہ کیا اور صحیح کے التزام کے ساتھ الجامع الصحیح تصنیف کی۔ پھر آپ نے اس میں فقہی اسرار و رموز اور نکات شامل کرنے کے

لیے اس پر تراجم ابواب قائم کیے۔ جیسا کہ علامہ ابن حجرؒ نے مقدمہ فتح الباری میں لکھا ہے:

”ثم رأى لا يخلية من الفوائد الفقهية والنكت الحكيمة فاستخرج بفهمه من المتن معاني كثيرة فرقا في ابواب الكتاب بحسب تناسبها واعتنى فيه بابات الاحكام فانتزع منها الدلالات البديعة ولسلك في الاشارة الى تفسيرها السبيل الوسيعة.“

امام بخاریؒ کو اللہ تعالیٰ نے جو نہایت اعلیٰ شانِ تفقہ و دلیعت کی تھی اس کے پیش نظر ان کا مقصد صرف احادیث جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کی نظر استخراج و استنباط مسائل پر بھی تھی۔ انھوں نے انتہائی دقیق طریقے سے احادیث سے مسائل کا استنباط کیا اور ان پر لگ الگ ترجمہ الباب قائم کیے۔ امام صاحب کی دقتِ نظر کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے مسائل کا استنباط کرنے کے لیے بعض اوقات ایک حدیث کو کئی بار دہرایا اور ہر جگہ اس پر نیا ترجمہ لائے یعنی ایک ہی حدیث سے بہت سے مسائل اخذ کیے اور اسی طرح آپ نے احادیث میں یہ طریقہ اپنایا کہ استنباط کی کثرت کے لیے حدیث کو ٹکڑوں میں بیان کیا۔ امام بخاریؒ نے یہ تراجم ابواب مدینۃ الرسول ﷺ میں روضۃ رسول ﷺ اور منبر رسول ﷺ کے درمیان بیٹھ کر لکھے اور ہر ترجمہ کے لیے دو رکعت نماز پڑھی۔

صحیح بخاری کے یہ تراجم قائم کرتے ہوئے امام بخاریؒ نے مختلف اسالیب اپنائے۔ کبھی آپ نے ترجمہ الباب دعویٰ کی صورت میں قائم کیا، پھر اس کے تحت ایسی احادیث لائے جنہوں نے اس ترجمہ کو ثابت کر دیا۔ کبھی آپ نے ترجمہ الباب شارحہ قائم کیا۔ یعنی وہ احادیث الباب کے لیے دعویٰ نہیں بلکہ بمنزلہ تشریح کے تھا اور کبھی آپ نے یہ اسلوب اپنایا کہ ترجمہ الباب مطلق اور حدیث الباب مقید لائے اور مقید روایت سے حکم کے اطلاق کو ترجمہ سے ثابت کیا، کبھی اس کے برعکس یعنی ترجمہ مقید اور حدیث مطلق، یہ بتانے کے لیے کہ حدیث میں واد اطلاق کو مقید کرنا ہے اور ترجمہ میں بیان کردہ قید کو ملحوظ رکھنا ہے۔

امام بخاریؒ نے کبھی کسی آیت قرآنی پر ترجمہ الباب قائم کیا تو کبھی کسی حدیث پر کبھی خالصتاً اپنے استنباط پر تو کبھی ترجمہ الباب میں آیت، حدیث یا اثر کو جمع کر دیا۔ کبھی ترجمہ قائم کیا اور اس کے ذیل میں کوئی مسند حدیث نہ لائے تو کبھی احادیث ہیں مگر ترجمہ الباب نہیں صرف "باب" کا عنوان دے دیا کوئی ترجمہ نہیں لکھا۔

شارحین بخاری اور علماء امت نے امام بخاریؒ کی بخاری کے تراجم میں غور و خوض کر کے ان اصولوں کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو تراجم ابواب قائم کرتے ہوئے امام بخاریؒ کے پیش نظر تھے۔ ابن حجر عسقلانی نے تراجم ابواب بخاری کی گیارہ اقسام بیان کیں۔ شاہ ولی اللہ نے تراجم ابواب قائم کرنے کے حوالے سے امام بخاریؒ کے چودہ اسالیب گنوائے تو شیخ الہند نے پندرہ طرق کی نشاندہی کی۔ شیخ الحدیث محمد زکریا نے امام بخاریؒ کے تراجم میں اسالیب کی تعداد ستر تک بیان کر دی مگر کچھ بھی حرفِ آخر نہیں۔

یہ وہ تراجم ہیں جنہوں نے افکار کو حیران و سرگرداں کر دیا، عقل و نگاہ کو مبہوت کر دیا اور ہر دور کے اہل علم نے انتہائی عرق ریزی کے بعد ان تراجم کو حل کیا، ان کی تشریحات کیں، ان کی احادیث سے تطبیق بیان کی، ان کا باہم ربط ذکر کیا، ان میں موجود فقہی نکات کی وضاحت کی۔ البتہ امام بخاریؒ کے بعض تراجم ایسے محیر العقول اور معرکہ آراء واقع ہوئے ہیں کہ جنہوں نے سلف سے لے کے خلف تک سب علماء کو عاجز کر کے رکھ دیا۔ سب نے اپنی علمی بساط کے مطابق ان کو حل کرنے کی کوشش کی

تراجم ابواب میں محدثین صحاح ستہ کا منہج و اسلوب: ایک تحقیقی و تقابلی مطالعہ

مگر کوئی بھی دعویٰ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ امام بخاریؒ کے اصل مقصود تک پہنچ گیا کہ یہ ترجمہ قائم کرنے سے ان کا مقصد کیا تھا؟ ہم امام بخاریؒ کے چند ایسے تراجم کا ذکر بطور نمونہ کرتے ہیں۔

باب کیف كان بدء الوحي الى رسول الله ﷺ الخ۔

یہ باب امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کی فقید المثال تصنیف کا نقطہ آغاز ہے۔

ترجمہ الباب سے امام بخاریؒ کے مقصود کے بارے میں مختلف آراء:

غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ کیف كان بدء الوحي الى رسول الله ﷺ کے ترجمہ سے امام بخاریؒ کا مقصود کیا تھا؟

بظاہر ترجمہ الباب سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ پہلی وحی کے نزول کی کیفیت کو بیان کرنا چاہتے ہیں لیکن اس مقصد ترجمہ پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ اس باب کے تحت مذکور چھ احادیث میں سے صرف ایک روایت ایسی ہے جس میں اولین وحی کے لوازمات بیان کیے گئے ہیں۔ لہذا احادیث الباب کی ترجمہ الباب سے تطبیق کیسے ہوگی؟

اس ترجمہ الباب سے مصنف کے مقصود کے حوالے سے شارحین کی تشریحات میں اختلاف ہے چند اہم شروح کا ذکر

کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ عینیؒ کی رائے:

بدء الوحي سے مراد محض وحی کی ابتداء کی کیفیت بیان کرنا نہیں۔ امام بخاریؒ کا اسلوب ہے کہ ذکر تو ابتدا کا کرتے ہیں لیکن مقصود کُل ہوتا ہے۔ جیسا کہ "باب بدء الاذان" میں صرف اذان ہی نہیں بلکہ اس سے متعلقہ جملہ امور کو اس باب کے تحت بیان کیا ہے۔ اس طرح "بدء الوحي" سے مقصود صرف ابتداء وحی کی کیفیت کے متعلقات بیان کرنا نہیں بلکہ مطلقاً وحی کی کیفیات اور وحی کے متعلقات کو بیان کرنا ہے۔ ہر حدیث ترجمہ الباب کو ثابت نہیں کرتی بلکہ بحیثیت مجموعی احادیث الباب پر دلالت کرتی ہیں۔

شاہ ولی اللہ کی رائے:

میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ وحی متلو محفوظ یعنی قرآن مجید اور وحی غیر متلو یعنی حدیث۔ اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ یہ کہاں سے ظاہر ہوئی؟ اور ہم تک کیسے پہنچی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہم تک ثقہ علماء کے واسطے سے ان کو صحابہ کرامؓ سے، ان کو رسول اللہ ﷺ سے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی وحی کے ذریعے پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کا ان امور کے ساتھ آپ کی طرف وحی کرنا متواتر طریقہ سے ثابت ہے۔ ترجمہ میں مذکور لفظ کیف تنبیہ علی الغائدہ کے طور پر ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں وحی سے مراد صرف احادیث رسول اللہ ﷺ ہوں اور "بدء" سے مراد "مبداء" ہو وہ اللہ کی ذاتِ عظمیٰ ہے۔ اب ترجمہ الباب کے معنی یہ ہوں گے کہ جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں ان کا مبداء کیا ہے؟ روایات باب واضح کرتی ہیں کہ یہ احادیث فرشتے کے توسط سے وحی کے ذریعے آپ ﷺ تک پہنچیں۔ یعنی احادیث ہمیں رسول اللہ ﷺ سے ان کو جبرائیلؑ سے اور ان کو اللہ تعالیٰ سے پہنچیں۔

اس طرح ترجمہ الباب اور احادیث الباب میں مطابقت واضح ہو گئی۔

علامہ سندھیؒ کی رائے:

علامہ سندھیؒ حاشیہ علی البخاری میں فرماتے ہیں کہ ترجمہ الباب میں "بدء" کی "وحی" کی طرف اضافت بیان یہ ہے یعنی



"کیف کان بدء امرالدين والنبوة الذي هو الوحي"

یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کا نزول امر دین اور مدار نبوت ہے۔ اس لیے وحی کو "بدء" سے تعبیر کیا۔ ترجمہ الباب کا مقصد وحی کی ابتداء بیان کرنا نہیں بلکہ دین کی ابتداء بیان کرنا ہے کہ دین کی ابتداء وحی سے ہوئی ہے۔ اس طرح احادیث الباب اور ترجمہ میں تطبیق بھی ہو گئی۔

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کی رائے:

امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب بدء الوحي میں "مبدء" کو عام رکھا ہے۔ اس کو زمان یا مکان کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ یعنی وحی کی ابتداء کس زمانے میں ہوئی؟ کس ماحول میں ہوئی؟ کن صفات سے متصف ہستی کی طرف ہوئی اور کن صفات کے حامل لوگوں کی طرف نبی کو مبعوث کیا گیا؟ اسی طرح وحی کا لفظ بھی عام ہے اور وہ متلو وغیر متلو دونوں کو شامل ہے بلکہ مؤلف کا مقصد اعظم وحی غیر متلو ہے۔

اس تعیم کو پیش نظر رکھنے سے ترجمہ اور احادیث الباب میں مطابقت میں کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔

باب فضل صلوٰۃ الفجر والحديث:

یہ ترجمہ الباب بھی امام بخاریؒ کے مشکل اور دقیق تراجم میں سے ایک ہے۔ "باب فضل صلوٰۃ الفجر" تک تو بات واضح ہے مگر اس کے ساتھ "والحديث" کے لفظ کی وجہ سے شارحین اس کی توجیہ میں حیران و سرگرداں ہیں اور اس کی مختلف توجیہات بیان کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ کی توجیہ:

حافظ ابن حجرؒ عسقلانی نے اسے امام بخاریؒ کا وہم قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی احتمال ہے کہ اصل عبارت یوں ہو "باب فضل صلوٰۃ الفجر والعصر" آخری کلمہ میں تحریف واقع ہو گئی اور "العصر" کی جگہ "الحديث" لکھ دیا گیا ہو۔

علامہ کرمانی کی رائے:

علامہ کرمانی نے اس کی توجیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امام بخاریؒ یوں کہنا چاہتے ہیں۔

"باب فضل صلوٰۃ الفجر وباب الحديث الوارد في فضل صلوٰۃ الفجر"

علامہ عینیؒ کی رائے:

علامہ عینیؒ نے حافظ ابن حجرؒ کی توجیہ پر رد کرتے ہوئے کہا کہ وہم کا دعویٰ کرنے کے بجائے علامہ کرمانی کی توجیہ بہتر ہے اور حافظ ابن حجرؒ کا یہ کہنا کہ یہ تحریف الکلمۃ ہے بالکل ہی بعید تاویل ہے۔ امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے کہ

باب فضل صلوٰۃ الفجر والحديث الوارد فيه

اگر اس توجیہ پر یہ اعتراض ہو کہ ایسا صرف اسی باب میں کیوں ہے؟ فضائل اعمال سے متعلق دیگر ابواب میں ایسا کیوں نہیں کہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ فجر کی نماز نیند کے بعد اٹھ کر پڑھنی ہوتی ہے جب کہ نیند موت کی بہن ہے پس مناسب یہ ہے کہ نیند سے بیدار ہونے والا فجر کی ادائیگی میں زیادہ اہتمام اور کوشش کرے اور اللہ کا شکر بجالائے کہ اس نے اس کو دوبارہ زندگی بخشی۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نماز فجر کے حوالے سے مذکورہ احادیث کی بناء پر اس کی بہت فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں "والحديث" کا لفظ لا کر ان احادیث کی طرف اشارہ کر دیا اور اس باب کی خصوصیت کی طرف

اشارہ کیا۔

شیخ مکی کی توجیہ:

"والحدیث بعد صلوٰۃ الفجر" یعنی فجر کی نماز کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔ دوسرا یہ کہ فجر کی نماز کے بعد بات چیت کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وسبح بھم ربک قبل طلوع الشمس" یعنی فجر کے بعد کا وقت اللہ کی حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید میں گزارنا چاہیئے۔ باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس صورت میں عبارت اس طرح ہوگی۔  
"باب فضل صلوٰۃ الفجر والحدیث"

یہاں پر "حدیث" کا عطف "فضل" پر ہے نہ کہ "صلوٰۃ الفجر" پر۔ یوں یہاں نماز کی فضیلت اور باتوں کا حکم بیان کیا جا رہا ہے۔

علامہ انور شاہ کاشمیری کی توجیہ:

علامہ انور شاہ کاشمیری فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاریؒ یہاں لفظ حدیث سے حدیث بعد صلوٰۃ العشاء کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جس کے حوالے سے آگے چل کر سر بعد العشاء کے عنوان کے تحت مستقل باب بھی قائم کیا ہے۔ امام بخاریؒ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب وہ کوئی حدیث ذکر کرتے ہیں اور اس حدیث سے اس کے ترجمہ الباب سے ہٹ کر کوئی اور بات بھی ثابت ہو رہی ہو تو وہ ترجمہ میں اس کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں اگرچہ اس کی سلسلہ تراجم سے کوئی مناسبت نہ ہو۔

یہاں مذکورہ حدیث کے لانے سے اصل مقصود تو فجر کی نماز کی فضیلت بیان کرنا ہے لیکن اس فضیلت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا جو ارشاد نقل کیا ہے وہ آپ ﷺ نے رات کے وقت فرمایا تھا جب عشاء کے بعد چودھویں کا چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ فجر کی فضیلت کے علاوہ ضمناً اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد باتیں کرنا مطلقاً ممنوع نہیں ہے۔ اس لیے امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں اس کی طرف "والحدیث" سے اشارہ کر دیا یعنی "والحدیث بعد العشاء"۔  
شیخ الحدیث محمد زکریا کاندھلوی کی رائے:

امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں "والحدیث کے لفظ سے اس حدیث مبارکہ کی فضیلت و عظمت کی طرف اشارہ کیا ہے جو وہ اس باب میں لائے ہیں، کیونکہ اس حدیث میں جنت کی سب سے بڑی نعمت یعنی رؤیت باری تعالیٰ کی بشارت کا ذکر ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے "لامع" میں اسی توجیہ کو اختیار کیا ہے۔

ان چند امثلہ سے واضح ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کے تراجم ابواب کس قدر عمیق و دقیق اور مشکل ہیں اور شرّاح نے ان کے حل کے لیے کتنی محنت سے کام کیا ہے۔

نتائج البحث:

1. محدثین نے جمع حدیث کے ساتھ ساتھ تراجم ابواب بھی قائم کیے ہیں تاکہ ان کے ذریعے وہ ان احادیث سے مستنبط ہونے والے مسائل کی طرف رہنمائی کر سکیں۔
2. تراجم ابواب قائم کرنے میں محدثین نے مختلف مناہج و اسالیب اختیار کئے ہیں۔
3. امام مسلم نے از خود تراجم قائم کرنے سے مکمل احتراز کا طریقہ اختیار کیا ہے۔

4. امام ابو داؤد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کے تراجم عموماً سادہ، آسان اور احادیث کے ظاہری الفاظ اور ظاہری مفہام تک محدود ہوتے ہیں۔
5. عمیق و استنباطی تراجم ابواب قائم کرنے میں امام بخاری سب سے فائق ہیں پھر ان کے بعد امام نسائی۔
6. امام بخاری نے احادیث پر بے مثال تراجم قائم کیے ہیں یہ تراجم دراصل ان کے فقہی، کلامی، تفسیری استنباط ہیں جن کی بدولت صحیح بخاری نادر فقہی نکات اور اہم فوائد کا بہترین خزینہ بن گئی ہے۔
7. امام بخاری تراجم ابواب میں حتی الامکان آیات قرآنی لائے ہیں کیونکہ احادیث دراصل قرآن کی تشریحات ہیں اس طرح صحیح بخاری قرآن حدیث اور فقہ کا بہترین مجموعہ بن گئی ہے۔
8. مطالعہ حدیث کے ضمن میں محدثین کے قائم کردہ تراجم ابواب کا بغور مطالعہ از حد اہمیت کا حامل ہے تاکہ عصر حاضر میں پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے ان میں غور و فکر کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاسکے۔



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

### حواشی و حوالہ جات

- 1- کاندھلوی، محمد زکریا، الابواب والتراجم للصحیح البخاری، ج 1، ص 265  
Kandhlawi, Muhammad Zakariya, Al-Abwab wal-Tarajim li Sahih al-Bukhari, Vol. 1, P. 265
- 2- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج 1  
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Vol. 1
- 3- کاندھلوی، محمد زکریا، الابواب والتراجم للصحیح البخاری ج 1، ص 265  
Kandhlawi, Muhammad Zakariya, Vol:1, P:265
- 4- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، ابواب الطسارۃ، باب المصنعة والاستشاق من کف واحد، رقم الحدیث: 25، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور  
Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Jami' al-Tirmidhi, Hadith number: 25, Maktaba Rahmania, Urdu Bazar Lahore
- 5- ایضاً، ابواب العیدین، باب ان صلوة العیدین بغیر اذان واقاۃ، رقم الحدیث: 513  
Ibid, Hadith No: 513
- 6- ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی الاسفار بالنجر، رقم الحدیث: 147  
Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Jami' al-Tirmidhi, Hadith No: 147
- 7- ایضاً، ابواب الطسارۃ، باب ماجاء لا تقبل صلوة بغیر طهور، رقم الحدیث: 1  
Ibid, Hadith No: 1
- 8- ایضاً، باب الوضوء من الحوم الابل، رقم الحدیث: 76  
Ibid, Hadith No: 76

9- ایضاً، باب کراہیۃ البول فی الماء الراکد: رقم الحدیث: 63

Ibid, Hadith No: 63

10- ایضاً، باب التثدید فی البول: رقم الحدیث: 65

Ibid, Hadith No: 65

11- ایضاً، ابواب السفر، باب ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین، رقم الحدیث: 533

Ibid, Hadith No: 533

12- ایضاً، ابواب الطہارۃ

Ibid

13- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب النسخی عن البول فی الحجر، رقم الحدیث: 29، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار

لاہور

Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Hadith number: 29, Maktaba Rahmania, Urdu Bazar Lahore

14- ایضاً، کتاب الصلوٰۃ، باب التثدید فی ترک الجمعۃ، رقم الحدیث: 1052

Ibid, Hadith No: 1052

15- ایضاً، کتاب الصیام، باب کراہیۃ الصوم یوم الشک، رقم الحدیث: 2334

Ibid, Hadith No: 2334

16- ایضاً، کتاب الطہارۃ

Ibid

17- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب التخلی عند قضاء الحاجۃ، رقم الحدیث: 1 / ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع

الترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء ان النبی ﷺ کان اذا اراد الحاجۃ بعد فی المذہب، رقم الحدیث: 18 / ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن

ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سننھا، باب التباعد للمبراز فی القضاء، رقم الحدیث: 331

Abu Dawood, Sulaiman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Hadith number: 1 / Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Jami' al-Tirmidhi, Hadith No: 18 / Ibn Majah, Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, Hadith number: 331

18- کاندھلوی، محمد زکریا، الابواب و التراجم الصحیح البخاری، ج 1، ص 265

Kandhlawi, Muhammad Zakariya, Vol:1, P: 265

19- ابن حجر عسقلانی، علامہ، ہدی الساری مقدمہ فتح الباری، ص 8

Allama, Ibn Hajar Asqalani, Hadi al-Sari Muqaddimah Fath al-Bari, P. 8

20- ایضاً، ص 14

Ibid, P: 14

21 - ایضاً، ص: 14، 15

Ibid, PP: 14, 15

22- شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم، شرح تراجم ابواب البخاری

Shah Waliullah, Ahmad bin Abd al-Rahim, Sharh Tarajim Abwab al-Bukhari

23- محمود حسن دیوبندی، شیخ الہند، الابواب و التراجم، ص 6-19

Mahmood Hasan Deobandi, Shaykh al-Hind, Al-Abwab wal-Tarajim, PP. 6-19

24- کاندھلوی، محمد زکریا، الابواب و التراجم الصحیح البخاری، ج 1، ص 124-240

Kandhlawi, Muhammad Zakariya, Vol:1, PP: 12-240

Sahih al-Bukhari, Vol. 1

26- ابن حجر عسقلانی، علامہ، فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ج 1، ص 9

Allama, Ibn Hajar Asqalani, Fath al-Bari bisharh Sahih al-Bukhari, Vol. 1, P. 9

27- عینی بدرالدین، احمد بن محمد، علامہ، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 1، ص 38

Ayni Badr al-Din, Ahmad bin Muhammad, Allama, Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Vol. 1, P. 38

28- شاہ ولی اللہ، احمد بن عبدالرحیم، رسالۃ شرح تراجم ابواب البخاری، باب کیف کان بدء الوحی

Shah Waliullah, Ahmad bin Abd al-Rahim, Risalah Sharh Tarajim Abwab al-Bukhari

29- سندھی، محمد بن عبدالصادی، حاشیہ علی صحیح البخاری، ج 1، ص 56

Sindhi, Muhammad bin Abdul Hadi, Hashiyah 'Ala Sahih al-Bukhari, Vol. 1, P. 56

30- شیخ الہند، محمود حسن دیوبندی، الابواب والتراجم، ص 23، 22

Mahmood Hasan Deobandi, Shaykh al-Hind, Al-Abwab wal-Tarajim, PP. 22,23

31- ابن حجر عسقلانی، علامہ، فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ج 2، ص 63

Allama, Ibn Hajar Asqalani, Fath al-Bari bisharh Sahih al-Bukhari, Vol. 2, P. 63

32- ایضاً

Ibid

33- عینی، بدرالدین، محمد بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 5، ص 103

Ayni Badr al-Din, Ahmad bin Muhammad, Allama, Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari, Vol. 5, P. 103

34- کاندھلوی، محمد زکریا، الابواب والتراجم للصحیح البخاری، ج 1، ص 812

Kandhlawi, Muhammad Zakariya, Vol:1, P: 812

35- کشمیری، انور شاہ، علامہ، فیض الباری علی صحیح البخاری، ج 2، ص 173

Kashmiri, Anwar Shah, Allama, Faidh al-Bari 'Ala Sahih al-Bukhari, Vol. 2, P: 173

36- کاندھلوی، محمد زکریا، الابواب والتراجم للصحیح البخاری، ج 1، ص 812

Kandhlawi, Muhammad Zakariya, Vol:1, P: 812